بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹۵۲ سلسلہ ۹

کلمہ حق

حضرت مولینا ابوالحسن علی ندوی صاحب

شیخ عزالدین کی شخصیت شام میں سب سے بڑی دینی شخصیت تھی جس کا سلاطین وقت تک احترام کرتے وہ بڑے باوقار، بارعب اور خوددار تھے، انھوں نے کبھی کسی بادشاہ کے یہاں حاضری دینا دربار داری کرنا گوارا نہیں کیا جب بادشاہ نے خود تشریف آوری کی درخواست کی تو تشریف لے گئے اور اس کو صحیح مشورہ دیا، اور اس کی اور اسلام و مسلمانوں کی خیرخواہی میں کمی نہیں کی۔

سلطان الملک الاشرف نے مرض الموت میں اپنے سب سے بڑے عہدیدار کو شیخ کی خدمت میں بھیجا اور کہلایا کہ آپ کا محبّ موسیٰ بن عبدالملک العادل ابوبکر سلام عرض کرتا ہے اور عیادت اور دعا کی درخواست کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ آپ اس کو کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جو کل خدا کے سامنے اس کے کچھ کام آئے۔ شیخ نے سن کر کہا کہ یہ عیادت افضل عبادت ہے، اس لئے اس کا نفع انشاء اللہ متعدی ہے۔ چنانچہ تشریف لے گئے۔ سلطان ان کی تشریف آوری سے بے حد مسرور ہوا۔ ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ اس سے پہلے سلطان کو کچھ غلط فہمی ہوگئی تھی اور سلطان عرصہ تک ان

www.abulhasanalinadwi.org

سے ناراض تھا۔ سلطان نے اس کی معافی چاہی اور کہا آپ مجھے معاف فرمائیں اور مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ شیخ نے فرمایا کہ جہاں تک معاف کرنے اور باز پرس کرنے کا تعلق ہے۔ میں روزانہ سونے سے پہلے اللہ کے بندوں کو اپنی طرف سے معاف کردیتا ہوں اور اس وقت سوتا ہوں جبکہ کسی کے ذمہ میرا کوئی حق یا مطالبہ یا شکایت باقی نہیں رہتی اور میرا اجر مخلوق کے بجائے اللہ کے ذمہ ہوتا ہے۔

باقی رہی دعا تو میں سلطان کے لئے اکثر دعا کیا کرتا ہوں، اس لئے کہ اس کی اصلاح میں اسلام اور مسلمانوں کی خیر و فلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ سلطان کو ان امور کی بصیرت عطا فرمائے۔ جن سے وہ خدا کے سامنے سرخرو ہو۔ رہی نصیحت تو اب وہ سلطان کی آمادگی اور تقاضے کی وجہ سے فرض واجب ہوگئی۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ آپ کی فتوحات اور دشمنوں پر غلبہ کی دھوم ہے۔ اس وقت حالت یہ ہورہی ہے کہ تاتاری اسلامی ممالک میں گھستے چلے جارہے ہیں۔ ان کو اس بات سے شہ ملی ہے کہ آپ کو اس وقت اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے حریفوں سے جنگ کرنے کی فرصت نہیں، اس وقت آپ کا رخ الملک الکامل سے جنگ کرنے کی طرف ہے اور ان کے مقابلہ کے لئے بھائی اور قریبی رشتہ دار ہیں۔ میں صرف یہ عرض کروں گا کہ آپ اپنا رخ اپنے بھائی کی طرف سے ہٹا کر دشمنانِ اسلام کی طرف پھیرلیں اور اس اخیر وقت میں اپنا رشتہ نہ توڑیں۔ آپ اللہ کے دین کی مدد اور اس کی سربلندی کی نیت کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ سلطان کو صحت عطا فرماتا ہے۔ تو ہم اللہ سے کفار پر آپ کے غلبہ کی امید رکھتے ہیں اور آپ کے نامہ اعمال میں یہ سعادت لکھی جاتی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اور اگر اللہ تعالیٰ کا کچھ اور فیصلہ ہے۔ تو سلطان اپنی نیت کی برکت کے ساتھ دنیا سے جاتے ہیں۔

سلطان نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو اس بروقت تنبیہ اور مخلصانہ مشورے پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسی وقت حکم دیا جائے اور فوج اس مقام سے کوچ کر کے مقام قیصرہ میں پڑاؤ ڈالے، چنانچہ دن کے دن اس کی تکمیل ہوئی اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ بادشاہ کا ارادہ اب تاتاریوں سے مقابلہ کرنے کا ہے۔

الملک الاشرف نے مزید نصیحت کی فرمائش کی، شیخ نے فرمایا کہ بادشاہ تو اس حال میں ہے اور نائبین سلطنت اور اہل کارانِ حکومت رنگ رلیاں کررہے ہیں۔ شراب کے دور چل رہے ہیں۔ ،گناہوں کا ارتکاب ہورہا ہے، نئے نئے محاصل اور ٹیکس مسلمانوں پر لگائے جارہے ہیں۔ آپ کے لئے خدا کے حضور میں سب سے افضل عمل پیش کرنے کا یہ ہوسکتا ہے کہ آپ ان سب گندگیوں کو دور کریں۔ یہ نئے نئے ٹیکس بند کریں اور تمام ظالمانہ کارروائیاں روک دیں، اور اہل معاملہ کی دادرسی کریں، الملک نے اسی وقت ان سب چیزوں کی ممانعت کے احکام جاری کئے۔

اسی کیساتھ ایک ہزار دینار مصری نذر کئے۔ شیخ نے قبول کرنے سے معذرت کی اور فرمایا کہ میری یہ ملاقات خالصتاً لوجہ اللہ تھی۔ میں اس میں دنیا کی کوئی آمیزش نہیں کرنا چاہتا۔

الملک الاشرف کے جانشیں صالح اسماعیل (ابوالجیش) الملک الصالح نجم الدین، نے ایوب بادشاہ مصر کے مقابلہ میں (جس کے شام پر حملہ کا خطرہ تھا) فرنگیوں سے مدد چاہی اور حق الخدمت کے طور پر شہر صدی اور ثقیف اور چند

www.abulhasanalinadwi.org

قلعوں کا پروانہ لکھ دیا، اس دوستانہ تعلق کی بناء پر فرنگی اتنے بے تکلف ہو گئے کہ دمشق میں آکر ہتھیار خریدتے شیخ کو اس بات سے بڑا صدمہ ہوا کہ فرنگی مسلمانوں کے شہر میں آکر ان سے ہتھیار خرید کر مسلمانوں کی گردنوں پر چلائیں، تاجران اسلحہ نے شیخ سے فتویٰ پوچھا شیخ نے صاف کہا کہ فرنگیوں کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا حرام ہے، اس لئے کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ یہ تمہارے مسلمان بھائیوں کے خلاف کام آئیں گے۔ شیخ کی طبیعت پر باشاہ کی اس بے حمیتی اور اسلام کی اس ذلت و بے بسی کا بڑا اثر تھا۔ انہوں نے باشاہ کے لئے خطبہ میں دعا ترک کردی اس کے بجائے وہ منبر پر دونوں خطبوں سے فارغ ہو کر بڑے جوش کے ساتھ دعا کرتے تھے کہ الٰہی اسلام اور حامیان اسلام کی مدد اور نصرت فرما اور ملحدین و دشمنان دین کو ذلت و نکبت نصیب فرما اور تمام مسلمان بڑی رقت و اثر کے ساتھ دعا کرتے تھے کہ الٰہی اسلام اور حامیان اسلام کی مدد اور نصرت فرما اور ملحدین و دشمنان دین کو ذلت و نکبت فرما اور تمام مسلمان بڑی رقت و اثر کے ساتھ آمین کہتے تھے۔ حکومتی آدمیوں نے بڑھا چڑھا کر سلطان کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ شیخ کی گرفتاری کا فرمان صادر ہوا۔ شیخ ایک عرصہ تک محبوس رہے۔

اسی اثنا میں سلطان صالح اسماعیل، الملک المنصور والی حمص اور سلاطین فرنگ اپنی افواج و عساکر کے ساتھ مصر کے ارادہ سے بیت المقدس آئے اسماعیل کے دل میں شیخ عزیز الدین کی ناراضگی برابر کھٹکتی رہتی تھی۔ اور اس کو اس کی فکر تھی اس نے عمائد و خواص میں سے ایک شخص کو اپنا رومال دیا اور کہا کہ یہ رومال شیخ کی خدمت میں پیش کرنا اور انتہائی خوشامد و

استمالت کیساتھ ان سے کہنا کہ سابقہ خدمات و مناصب پر آپ پورے اعزاز کے ساتھ واپس آسکتے ہیں۔ اگر وہ منظور فرمالیں تو میرے پاس لے آنا اگر منظور نہ کریں تو میرے خیمہ کے پہلو میں دوسرے خیمہ میں ان کو محبوس کردینا، امیر نے شیخ سے بڑی خوشامدانہ باتیں کیں اور ان کی تعظیم و تکریم اور ان کی دلجوئی میں کوئی وقیقہ اٹھا کر نہیں رکھا اور آخر میں کہا کہ آپ ذرا کے ذرا کے بادشاہ سے نیاز مندانہ مل لیں اور اس کی دست بوسی کرلیں تو یہ قصہ رفع دفع ہو جائے گا اور آپ اضافہ و ترقی کے ساتھ اپنے سابقہ عہدوں پر واپس آجائیں گے شیخ نے اس کا جو جواب دیا وہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ انہوں نے فرمایا " ارے نادان! میں تو اس کا بھی روادار نہیں کہ بادشاہ میرے ہاتھ کو بوسہ دے چہ جائیکہ میں اس کی دست بوسی کروں؟ لوگو! تم کسی اور عالم میں ہو میں کسی اور عالم میں۔ خدا کا شکر ہے کہ میں اس سے آزاد ہوں جس میں تم گرفتار ہو۔

یہ جواب سن کر امیر نے کہا کہ پھر مجھے حکم ہے کہ میں آپ کو گرفتار کرلوں، شیخ نے کہا شوق سے جو کچھ تم سے ہوسکے اس سے دریغ نہ کرو، امیر نے ان کو بادشاہ کے خیمہ کے پہلو میں دوسرے خیمہ میں رکھا۔ شیخ اپنے خیمہ میں قرآن مجید پڑھتے رہتے تھے اور بادشاہ اپنے خیمہ کے اندر سنتا تھا۔ ایک روزہ بادشاہ نے فرنگی بادشاہوں سے کہا کہ تم شیخ کو قرآن مجید پڑھتا ہوا سنتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں کہا جانتے ہو یہ مسلمانوں کا سب سے بڑا پادری ہے۔

میں نے اس کو اس لئے قید کیا ہے کہ وہ تم کو مسلمانوں کے قلعہ سپرد کرنے کے خلاف تھا اور اس پر معترض تھا۔

میں نے اس کو دمشق کی خطابت اور دوسرے منصبوں سے معزول کیا اور

www.abulhasanalinadwi.org

اس کو دمشق سے شہربدر کردیا۔ اب میں نے تمہاری خاطر پھر اس کو قید کردیا ہے۔ عیسائی بادشاہوں نے کہا کہ اگر یہ ہمارا پادری ہوتا تو ہم اس کے پاؤں دھو کر پیتے۔

اسی عرصہ میں مصری افواج آئیں، صالح اسماعیل کو شکست ہوئی۔ فرنگی افواج قتل و غارت ہوئیں اور شیخ صحیح و سلامت مصر روانہ ہوگئے۔

شیخ کی زندگی کا سب سے زیادہ حیرت انگیز اور اہم واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے ان امراء سلطنت کو نیلام کیا جو ان کے نزدیک مسلمانوں کے بیت المال کی ملکیت تھے اور شرعی طریقہ پر آزاد نہیں کئے گئے تھے۔ یہ امراء سلطنت نسلاً ترک تھے۔ اور سلطنت مصر پر بڑے حاوی تھے۔ ان میں سے ایک نائب السلطنت تھا، شیخ نے فتویٰ دیا کہ جب تک یہ امراء شرعی طریقہ پر آزاد نہ ہوں ان کے معاملات شرعاً صحیح نہیں ہیں۔ اور وہ بھی عام غلاموں کے حکم میں ہیں۔" ان کے فتویٰ کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں نے ان کے ساتھ معاملہ کرنے میں احتیاط شروع کردی اور وہ بڑی دقت میں پڑگئے۔ یہ دیکھ کر ان امراء کے حلقہ میں بڑی برہمی اور تشویش پیدا ہوئی، انہوں نے ایک دن جمع ہو کر شیخ کو طلب کیا اور کہا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ شیخ نے فرمایا کہ ہم ایک مجلس طلب کریں گے اور بیت المال کی طرف سے آپ کا نیلام کریں گے۔ اور شرعی طریقہ پر آپ کو آزادی کا پروانہ دیا جائے گا۔ انہوں نے سلطان سے عرض کیا کہ شیخ ہم کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اور سربازار نیلام کرنا چاہتے ہیں۔ بادشاہ نے شیخ کو راضی کرنا چاہا، مگر انہوں نے اپنی رائے سے رجوع نہیں کیا، اس گفت و شنید میں بادشاہ کی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکل گیا جو شیخ کے خلاف شان تھا، بادشاہ

www.abulhasanalinadwi.org

نے اس کا بھی اظہار کیا کہ شیخ کو اس معاملہ سے کیا تعلق اور وہ امراء کے قصہ میں کیوں پڑتے ہیں۔ شیخ یہ سن کر ناراض ہوئے اور انہوں نے مصر سے چلے جانے کا عزم کرلیا۔ اپنا سامان جانور پر باندھا اور گھر والوں کو سوار کیا اور روانہ ہوگئے۔ ان کی روانگی کی خبر سن کر قاہرہ میں کھلبلی مچ گئی۔ شہر کی مسلمان آبادی کا بڑا حصہ ان کے پیچھے ہولیا۔ علماء، صلحاء، تجار سب ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے۔ سلطان کو اطلاع ہوئی اور کسی نے اس سے کہا کہ شیخ عزالدین چلے گئے تو تمہاری سلطنت جاتی رہے گی۔ سلطان خود سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا اور ان کو منا کر شہر واپس لایا اور طے ہوا کہ امرائے سلطنت کا وہ خود نیلام کریں، یہ سن کر امرائے سلطنت نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں ان کو اس رادہ سے باز رکھنا چاہا۔ لیکن وہ اپنی رائے پر قائم رہے۔ نائب کو غصہ آگیا اس نے کہا کہ شیخ کیسے ہمارا نیلام کرے گا۔ ہم ملک کے حاکم ہیں، خدا کی قسم میں اس تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں گا۔ چنانچہ وہ اپنے عملہ کیساتھ سوار ہو کر شیخ کے دروازہ پر پہنچا۔ ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ دروازہ کھٹ کھٹایا شیخ کے صاحبزادے باہر نکلے تو یہ حال دیکھا نائب السلطنت شمشیر برہنہ لئے دروازہ پر کھڑا ہے۔ انہوں نے اندر جاکر شیخ سے یہ حال کہا۔ شیخ نے بے پرواہی سے جواب دیا کہ بیٹا تمہارے والد کا یہ رتبہ کہاں کہ اللہ کے راستہ میں شہید ہو۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکلے ان کا نکلنا تھا کہ تلوار نائب السطنت کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اس کے جسم پر رعشہ طاری ہوگیا۔ اس نے رو کر شیخ سے دعا کی درخواست کی اور کہا کہ میرے آقا! آپ کیا کرنا چاہتے ہیں فرمایا: میں تمہارا نیلام کروں گا اور تمہیں فروخت کروں گا، اس نے کہا کہ آپ ہماری

www.abulhasanalinadwi.org

قیمت کس مد میں صرف کریں گے ؟ فرمایا مسلمانوں کے کاموں میں ، اس نے عرض کیا کہ قیمت کون وصول کرے گا ؟ فرمایا میں خود اس نے کہا " بہت اچھا چنانچہ شیخ نے ایک ایک کر کے سب امراء کو نیلام کیا۔" سب پر بولی بولی شیخ نے (ان کے اعزاز کے طور پر) ان کے دام بہت لگائے اور بہت بڑی بولی پر ان کو فرخت کیا اور قیمت وصول کر کے خیر کے کاموں میں صرف کی اور وہ آزاد ہو کر اپنے اپنے گھر گئے۔

از تاریخ دعوت و عزیمت
بشکریہ ندائے ملّت کراچی
۱۷ مارچ ۱۹۹۵ء

www.abulhasanalinadwi.org